Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 29, 2025

The Interpretation and Understanding of Hadiya-e-Na’at and Slaat-o-Salaam in the Respect of Sarwar-e-Kawnain (ﷺ)

ہدیہ نعت اور صلوۃ وسلام بحضور سرور کونین ﷺ کی تعبیر و تفہیم

Muhammad Usman Saddiqee
PhD Scholar Islamic Studies, Department of Islamic Studies, Govt. College University Faisalabad
Email: usaddiqee@gmail.com

Dr. Humayun Abbas Shams
Dean Faculty of Islamic and Oriental Learning, Govt. College University Faisalabad
Email: drhumayunabbas@gcuf.edu.pk

Abstract:
In the specific Perspective of the unique status of the Prophet hood of the last prophet, MOHAMMAD peace be upon him, slaat-o- slaam and Na'at is one of the basic important and sensitive topics. Basically it is derived from the fundamental sources of Islam and based on the holy Qur'an as Allah Almighty says اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا All the Prophets of Allah have equal status being the prophets and Allah showered His special blessings on them, however their specialties have also determined by Allah. So this is one of the specialties of the last prophet MOHAMMAD peace be upon him that Allah has ordered the believers/ the Muslims to present the gift of درود و سلام to the Prophet peace be upon him as maximum as possible . It is the best of all وظائف caused blessings of Allah and His nearness to the Ummah/ the believers. Due to this special importance of the topic the believers have been taking interest consciously from the very beginning of the Islamic history in this regard . Along with it, Na'at saying pious and noble tradition is also found throughout the history of Islam which started from the early Prophetic period in Arabic and spread throughout the world languages. Na'at is the description of the Prophetic qualities and characteristics expressing the devotion and affiliation of the believers to the holy Prophet peace be upon him. The cause to develop the following article is to throw light on the comprehensive meanings of the above said specific terminologies.

Keywords: Naat, Salat-o-Salam, Praise of the Prophet Muhammad ﷺ, Prophetic Praise, Qur’anic Perspective, Naat Literature, Islamic Literature, Linguistic and Terminological Analysis

لفظ نعت کی لغوی بحث و تحقیق

نعت بنیادی طور پر عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی یا لفظی معانی تعریف و تحسین کرنا یا اچھے اور عمدہ اوصاف کا بیان ہے۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

علامہ جاراللہ زمخشری نے ''نعت'' کا معنی یوں بیان کیا ہے:

''نعت: هُوَ مَنْعُوتٌ بِالْكَرَمِ وَ بِخِصَالِ الْخَيْرِ۔۔۔ وَ شَيْئٌ نعتٌ جيِّدٌ بالِغٌ''[1]

کسی کا کرم و بزرگی اور اچھی خوبی کی تعریف کی جائے اور قابل تعریف شے وہ ہے جو بہت اعلیٰ ہو۔اس اعتبار سے نعت قابل تعریف اور اچھی خوبی کی تعریف بیان کرنا ہے۔مثال کے طور پر کسی کا صاحبِ کرم و بزرگی ہونا۔

لغت ''الصّحاح'' میں نعت کے بارے میں یوں مذکور ہے:

''النَعْتُ: اَلصِّفَةُ، وَ نَعْتُ الشَّيءِ وانتَعْتَهٗ اِذَا وَ صِفْتَهٗ''[2]

نعت صفت بیان کرنے کو کہتے ہیں اور کسی کی صفت بیان کرنے کو نعت بیان کرنا ہی کہتے ہیں۔اس معنی میں نعت بیان کرنے کو صفت بیان کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

المعجم الوسیط میں نعت کی لغوی وضاحت یوں درج ہے:

''اَنعتَ: حَسُنَ حتّٰى يُنْعَتَ يُقَال: اَنْعَتَ وَجْهُهُ وانْعَتَتْ خِصَالُهُ۔۔۔ النَعْتُ: الصِفَةُ (ج) نُعُوتٌ، و يُقَالُ شَيءٌ نَعْتٌ و فُلَانٌ نَعْتٌ غَايَةٌ فِي الرِّفْعَةِ وَ امْرأةٌ نعتَةً غَايَةٌ فِي الجَمَالِ۔۔۔ وَ رَجُلٌ نَعِيْتٌ، كَرِيْمٌ جَيِّدٌ''[3]

کسی شئے یا چیز کا عمدہ اور اعلیٰ ہونا حتیٰ کہ اس کی تعریف بیان کی جائے اور کہا جائے جیسے اس کا چہرہ بہت خوبصورت ہے اور اس کی خوبیاں اعلیٰ ہیں اور نعت صفت کو کہتے ہیں۔اس کی جمع نعوت ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فلاں چیز قابل ستائش اور حسین ہے یعنی انتہائی اعلیٰ درجے کی ہے اور عورت قابل تعریف ہے۔یعنی انتہائی جمال کی حامل ہے اور آدمی قابل تعریف ہے کہ وہ بہت زیادہ کرم اور بزرگی والا ہے۔

صاحب لسان العرب نے لکھا:

''نعت: انعت وصفك الشئ تنغه بما فيه و تبالغ في وصفه والنعت: ما نعت به نعت ينعته نعتا . وصفه و رجل ناعت من قوم ناعت''[4]

(نعت سہ حرفی لفظ ہے۔کسی شئے کے وصف کو بیان کرنا اور ان کے وصف میں مبالغہ کا پایا جانا۔اسی طرح کسی شخص کو قوم سے ممتاز کرنے کے لیے اس کی تعریف کو بیان کرنا۔)

زبیدی نے تاج العروس میں لکھا:

''(انعت كالمنع) اى في كونه مفتوح العين في الماضي والمضارع (الوصف) تنعت الشئ بما فيه و تبالغ في وصفه وانعت ما نعت به نعته ينعته نعتا وسفه و رجل ناعت من قوم نعات '' [5]

1۔ جار اللہ ابی القاسم محمود بن عمر الزمخشری، اساس البلاغہ، بیروت: دارصادر، ۱۹۷۹ء، ص641
2۔ ابی نصر اسماعیل بن حماد الجوہری، الصحاح، القاہرہ: دارالحدیث، ۲۰۰۹ء، ص ۱۱۵۰
3۔ احمد حسن الزیات، ابراہیم مصطفیٰ، المعجم الوسیط، القاہرہ: مجمع اللغۃ العربیۃ، ۱۹۶۰ء، ص۹۳۳
4۔ ابن منظور، لسان العرب، بیروت: دار صادر، ۱۴۱۴ھ، ص۶۶۸
5۔ الزبیدی، السید محمد مرتضیٰ الحسینی، تاج العروس، کویت: التراث العربی، ۱۳۸۹ھ، ۵ ،۱۲۳

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 29, 2025

(لفظ (نعت) جب اس کا مادہ مفتوح العین سے ہوگا تو "وصف" کے معنی میں آئے گا۔ کسی بھی شے کا جمال اور اس کی صفت میں مبالغہ سے کام لیا جائے تو اس وقت نعت کا لفظ بولا جاتا ہے۔)

مذکورہ تمام حوالوں میں لفظ نعت کے لغوی معانی میں تعریف و توصیف کرنا قدر مشترک طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔

نعت کا اصطلاحی مفہوم

نعت عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے اصطلاحی مفہوم کے بارے میں ابن اثیر فرماتے ہیں:

"(نَعَت) (س) فی صفته ﷺ یقول ناعته: لم ارقبله ولا بعده مثله النعت: وصف الشئء بما فیه من حسن۔ ولا یقال فی القبیحِ، الا ان یتکلف متکلف، فیقول نعت سوء، والوصف یقال فی الحسن والقبیح"[6]

((نعت) باب سمع سے ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی صفت کے بیان میں آتا ہے۔ آپ ﷺ کو وصف بیان کرنے والا کہتا ہے میں نے نہ آپ ﷺ سے پہلے آپ جیسا کوئی دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد۔ نعت یہ ہے کہ کسی چیز کو اس میں پائے جانے والے حسن و خوبی کے ساتھ بیان کیا جائے۔ کسی بری اور مذموم چیز کے لیے لفظ نعت استعمال نہیں کیا جاتا، الا یہ کہ کوئی شخص تکلف سے کہے: نعت سوء یعنی برا وصف۔ البتہ وصف کا لفظ اچھی اور بری دونوں چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔)

ابن اثیر کی مذکورہ عبارت کو ملا علی قاری نے بھی اپنی تالیف "جمع الوسائل فی شرح الشمائل" باب ماجاء فی قراءۃ رسول اللہ کے تحت حدیث اوّل کے حاشیہ میں بیان کیا ہے۔[7]

فرہنگ آصفیہ میں نعت کی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے:

"تعریف و توصیف، صفت و ثنا۔ اور خاص طور پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف۔"[8]

لغات فارسی کے مصنف نے نعت کی لغوی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا:

"تعریف۔ صفت اور خاص طور پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیاں بیان کرنا۔ اوصاف بیان کرنا۔"[9]

مولوی فیروز الدین نے لکھا:

"نعت: صفت۔ تعریف۔ تعریف کرنا۔ خاص کر آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف۔ یعنی خاص طور پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں تعریف کرنا۔"[10]

فرہنگ ادبیات میں مصنف نے یوں تعریف بیان کی:

6۔ مجدد الدین المبارک بن محمد الجزری المعروف بابن الاثیر، النهایه فی غریب الحدیث والآثر، دولة قطر: وزارت اوقاف الشیوؤن اسلامیه، ص۴۱۹۳
7۔ الملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی، جمع الوسائل فی شرح الشمائل، العربیه السعودیة، کلیة الدعوة و اصول الدین قسم الکتاب والسنة، ۱۴۲۹ھ، ۲۴۹،۲
8۔ دہلوی، سید احمد، مولوی، فرہنگ آصفیه، دہلی: شبلی اکیڈمی، ۱۹۷۴ء، ۴/ ۵۷۹
9۔ لغات فارسی، اله آباد: لاله رام نرائن لال بنی مادھو، ۱۹۳۱ء، ص ۹۰۴
10۔ فیروز دین، مولوی، فیروز اللغات، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس، س ن،ص۶۸۳

OPEN ACCESS
CC BY

Published:
March 29, 2025

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں کلام شاعری کی صورت میں۔"(11)

مذکورہ قوامیس میں نعت کے مختلف معانی پائے جا رہے ہیں مگر چند معانی، مفاہیم قدر مشترک ہیں جیسا کہ لسان العرب، تاج العروس، معجم العربیہ، فرہنگ آصفیہ، لغات فارسی، فیروز اللغات، فرہنگ ادبیات میں نعت کے معنی میں تعریف سب نے مراد لیا ہے مگر لسان العرب اور تاج العروس چونکہ دونوں عربی لغات ہیں اور ان میں نعت کا جو مفہوم بیان ہوا ہے اس کی تفصیل یوں بیان کی جا سکتی ہے کہ نعت کسی شے کی خوبی یا وصف کو اس طرح بیان کرنا ہے کہ اس میں مبالغہ سے کام لیا جائے اور قبیح کا ذرہ بھر شائبہ نہ ہو۔ صاحب لسان العرب نے ابن عربی کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ نعت رسول اللہ ﷺ کی صفت کو بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح صاحب تاج العروس نے بھی نعت کو رسول اللہ ﷺ کی صفت کہا ہے مگر صاف طور پر ان لغات سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ نعت کا حقیقی معنی کیا ہے۔ بیان کردہ عربی کی لغات سے اخذ کردہ لغوی تشریحات سے لفظ نعت سے متعلق اردو اور فارسی زبان میں جو تصور پایا جاتا ہے اس کا مکمل اظہار نہیں ہوتا۔

عربی میں رسول کریم ﷺ کی تعریف و توصیف میں جو اشعار کہے گئے تھے ان کو نعت تو نہیں مگر اہل عرب مدحیہ رسول اللہ ﷺ کا نام دیا کرتے تھے اور اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ لفظ "نعت" کو رسول ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کرنے والے مدحیہ نظم کے طور پر استعمال کرنے کا سہرا اردو ادب والوں کو جاتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے اپنے تحقیقی مقالہ "برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری" میں لفظ "نعت" کا استعمال بہت کم کیا ہے مگر کثرت کے ساتھ لفظ نعت کی بجائے مدح النبی ﷺ کا تذکرہ کیا ہے۔ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نعت کے لیے مدح کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ نعت کی اصطلاح بعد میں آئی۔ عہد نبوی، عہد صحابہ اور عہد تابعین میں بھی یہی لفظ مستعمل رہا ہے۔ لہذا لفظ مدح اور نعت ان دونوں کو ایک دوسرے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مدحت سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

"مدحت سرکار دو جہاں ﷺ وہ صنف سخن ہے جس کی خدمت میں نسل انسانی کا ہر طبقہ شریک ہے. اس میں رنگ و نسل، تہذیب و تمدن، یا زبان و ملک کی غیریت راہ نہیں کاٹتی، خواہشات، جذبات میلانات اور محرکات مختلف ہو سکتے ہیں مگر اس مرکز اتحاد پر سب ایک سے خلوص اور ایک سی عقیدت کے ساتھ حاضر ہیں۔ یہ وہ مقام اتصال ہے جہاں اجنبیت کا احساس مٹ جاتا ہے اور بین الاقوامی معاشرت کی جھلک نظر آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیائے فن کی ہم نظری کا سب سے بڑا مظہر مدح رسالت ہی ہے۔ مدحیہ ادب کا مطالعہ دراصل آفاقی ادب کا مطالعہ ہے جیسے جیسے دوریاں مٹ رہی ہیں یا جوں جوں انسان انسان سے قریب آ رہا

11۔ سلیم شہزاد، فرہنگ ادبیات، مالیگاؤں(انڈیا) : منظر نما پبلشرز،۱۹۹۸ء، ص ۴۰۹

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 29, 2025

ہے۔مدحیہ شاعری کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔"[12]

اصطلاح سے مراد کسی بات کے معنی و مفہوم کا معروف طور پر مروج ہو جانا ہے۔ چنانچہ ایسے جملے اور اشعار جن میں خاص طور پر حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے یعنی ایسا کلام یا ایسی نظم یا ایسے جملے جن میں حضور نبی کریم ﷺ کی صفات، خوبیاں، آپ ﷺ کی خوبصورتی، آپ کا حسن و جمال، آپ کے شمائل، خصائص بیان کیے جائیں۔اس کو مدح النبی یعنی نعت نبی کہتے ہیں۔

صاحبِ فرہنگ ادبیات سلیم شہزاد کے بقول نعت حضور نبی اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف کا حامل کلام ہے۔ نعت شاعری کی مختلف ہیئتوں میں کہی گئی ہے۔ طویل بیانیے اور مثنوی نظموں کی یہ مسلسل روایت رہی ہے کہ ابتدا نعت سے کی جائے۔ عربی اور فارسی کے اثر سے جس طرح اُردو مرثیہ میں محض واقعات کربلا کو نظم کی شکل میں کر دیا جاتا ہے۔اسی طرح نعت ایک موضوعی صنفِ سخن ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ اپنی حیاتِ مبارکہ میں نعتیہ شاعری کے زندہ موضوع بن گئے تھے حتیٰ کہ جلیل القدر صحابہ کعب بن زہیر[13]، عبداللہ بن رواحہ[14]، کعب بن مالک[15] اور حسان بن ثابت[16] نے آپ کی حیات میں ہی آپ ﷺ کی موجودگی میں نعتیں کہیں۔ اسی طرح نعتیہ شاعری اپنا سفر طے کرتی ہوئی عربی سے فارسی میں آئی تو حافظ و سعدی نعتیہ شاعری کے جوہر دکھائے۔ ہندوستان میں خسرو، نظامی اور بیدل نے بھی فارسی زبان میں نعتیں کہیں۔

انیسویں صدی کے اواخر میں الشیخ احمد رضا خان اور محسن کاکوری نے اپنے شعری اظہار میں صرف صنف نعت کو مرکز و محور بنایا۔ جن کی نعتیہ شاعری آج بھی زبان زدِ عام ہے۔ مذکورہ شعرا نے بعد نعت اپنی روایتی حدود میں سمٹ گئی یعنی مثنوی کی ابتدا یا غزل کے چند اشعار میں اس ضمن میں "مسدس حالی" کی یہ اہمیت ہے کہ اختتامیہ پر شاعر نے حضور نبی اکرم ﷺ سے خطاب کیا۔[17]

حالی کے بعد حفیظ جالندھری نے اپنے معروف مجموعہ شاعری "شاہنامہ اسلام" نے جس میں سیرت کے مضامین کو بیان کیا گیا ہے۔ علامہ اقبال نے بھی اپنی شاعری میں محبت رسول ﷺ کا تذکرہ اس انداز سے کیا ہے کہ جس کی مثال ہی نہیں ملتی۔ مذکورہ حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی توصیف و تعریف کسی شکل میں کی جائے نعت ہے۔

12۔ قریشی، ڈاکٹر محمد اسحاق،برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری، لاہور: مرکز معارف اولیا محکمہ اوقاف، دسمبر۲۰۰۲ء، ص۱۸
13۔ ابن ہشام، السیرہ النبویہ، بیروت لبنان: دارالکتب عربی، ۱۳۱۰ھ، ۴،۱۴۶
14۔ ایضاً، ۴،۱۲
15۔ ایضاً، ۴،۱۱۸
16۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری، دیوان حسان بن ثابت انصاری، بیروت لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ، ص۷۸
17۔ حالی، خواجہ الطاف حسین، مسدس حالی، دہلی: پرویز بک ڈپو، ۱۸۸۶ء، ص۱۲۵

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

شمیم احمد اپنی تصنیف "اصناف سخن وشعری ہیئتیں" میں نعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"ایسے اشعار جن میں حضور سرکار دوعالم ﷺ کے اوصاف بابرکات کا ذکر بہ توصف وعقیدت ہو شعری اصطلاح میں "نعت" یا "نعتیہ اشعار" کہلاتے ہیں۔ نعتیہ اشعار بالعموم کسی نظم یا مثنوی کے شروع میں لائے جاتے ہیں۔ ویسے نعتیہ نظمیں علیحدہ سے بھی لکھی گئی ہیں اور یوں ہمارے یہاں نعتیہ شاعری خاص معقول روایت رہی ہے۔ نعتیہ قصیدے بھی بکثرت لکھے گئے ہیں۔"[18]

"تذکرہ نعت گویانِ اردو" کے مصنف موصوف پروفیسر سید یونس شاہ نعت کا تعارف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"نعت کا مفہوم اہل نعت کے نزدیک ان اچھی صفات، عادات وفضائل کا بیان کرنا ہے۔ جو خلقتاً وتبعاً کسی شخص میں پائی جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ نعت کا لفظ حضور محمد ﷺ کی ذات اقدس کی تعریف وتوصیف کے لیے مختص ہو گیا ہے۔"[19]

ڈاکٹر ابو محمد سحر لکھتے ہیں:

"نعت کی کوئی مستقل ساخت نہیں ہے بلکہ وہ اردو میں مروجہ جملہ اصناف سخن کی ساخت میں کہی جاتی ہے۔ نعت ابتدا میں قصیدہ کی شکل میں کہی جاتی تھی۔ وجہ یہ ہے کہ عربی کی شاعری میں جہاں نعت کی پیدائش ہوئی ہے۔ مافی الضمیر کے اظہار کے لیے قصیدہ کی شکل مروج تھی۔"[20]

صنف نعت کے بارے میں ڈاکٹر ریاض مجید نے کہا کہ نعت کی صنف دوسری اصناف سخن سے مختلف ہے۔ یہ عقیدت ومحبت کا وہ ارمغان ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدسِ میں پیش کیا جاتا ہے۔ ایک اور مقام پر کہتے ہیں کہ نعت رسول اکرم ﷺ کی صنف کا تعلق موضوع سے ہے اس کے لیے کسی خاص شرعی ہیئت کی پابندی نہیں۔[21]

ڈاکٹر عزیز احسن کے نزدیک نعت کی اصطلاحی تعریف:

"نعت ہر پہلو اور ہر زاویے سے کسی شخصیت کے اوصافِ حمیدہ بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ اسلامی معاشروں میں یہ لفظ صرف رسول اللہ ﷺ کی تعریف کے لیے مختص ہو گیا ہے۔ کسی اور کی تعریف کو نعت نہیں کہتے۔"[22]

ثابت ہوا کہ مختلف محققین کی آراء کے مطابق نعت حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف وتوصیف منظوم شکل میں ملتی ہے۔ اگرچہ منثور شکل اوصاف نبوی کے بیان کے لیے سیرت طیبہ کی اصطلاح ہے لیکن نعت نبی ﷺ زبان شعر میں ہی پائی جاتی ہے تاہم یہ بھی سیرت کے بیان کا ایک انداز ہے۔ کہیں قصائد کی شکل میں کہیں نظم کی صورت میں اور کہیں مثنوی چند نعتیہ نمونہ جات کی شکل میں موجود ہیں۔ یہ ایک ایسا خوبصورت عنوان ہے کہ دور نبوت سے لے کر آج تک بلکہ ہر دور میں نعت مدح کے حوالے سے شعراء نے ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے۔ نعت عربی میں ہو یا فارسی میں یا اردو میں ہو۔ ہر شعر اپنے اندر حسن نبوت کا تذکرہ لیے ہوئے ہوتا ہے۔

[18]۔ شمیم احمد، اصناف سخن وشعری ہیتیں، جہانگیر آباد: کوالٹی آفسیٹ پرنٹنگ پریس، ۱۹۸۱ء، ص۲۰۷

[19]۔ سید یونس شاہ، پروفیسر، تذکرہ نعت گویان اردو، ایبٹ آباد: الگیلان پبلشرز، ۱۹۸۲ء، 1/1

[20]۔ ابو محمد سحر، ڈاکٹر، اردو میں قصیدہ نگاری، لکھنؤ: نسیم بک ڈپو، ۲۰۰۰ء، ص۱۳۰

[21]۔ ریاض مجید، نعتیات، فیصل آباد: زیدی ڈیجیٹل پرنٹنگ، جون ۲۰۲۴ء، ص۱۲۷

[22]۔ سید صبیح رحمانی (مرتب)، نعت رنگ، مشمولہ: ڈاکٹر ریاض مجید، برسبیل نعت: اعتراضات و اختلافات اور اصلاح و مشورہ، ۳۱ مئی ۲۰۲۲ء

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 29, 2025

عربی، فارسی اردو نعت کے چند نمونے درج ذیل ہیں:

i۔ حضور اکرم ﷺ کے عمِ محترم جناب ابو طالب کے کہے ہوئے نعتیہ اشعار بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں۔

إذا اِجتَمَعَت يَوماً قُرَيشٌ لِمَفخَرٍ
فَعَبدُ مَنافٍ سِرُّها وَصَميمُها
فَإِن حُصِّلَت أَشرافُ عَبدِ مَنافِها
فَفي هاشِمٍ أَشرافُها وَقَديمُها
فَإِن فَخرت يَوماً فَإِنَّ مُحَمَّداً
هُوَ المُصطَفى من سِرّها وَكَريمُها[23]

(اگر قبیلہ قریش کے افراد کبھی یہ طے کرنے کے لیے جمع ہوں کہ ان کا سرمایہ افتخار کیا ہے؟ تو ان کو معلوم ہوگا، ان کے اندر جو عبد مناف کی شاخ ہے، وہی اس پورے قبیلہ کی روح رواں اور اصل ہے اور عبد مناف کے سردار اکٹھا ہو کر جستجو کریں کہ ان کی عظمت کا راز کیا ہے تو وہ بنو ہاشم میں اپنی سربلندی اور اصلیت کا سراغ پائیں گے اور بنو ہاشم کسی بات پر فخر کرنا چاہیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ محمد ﷺ ان سب میں منتخب ترین، پسندیدہ ترین، باعثِ عظمت و سربلندی ہیں)

ii۔ حافظ سعدی شیرازی کے بقول:

اے خسرو خوبان نظرے سوئے گدا کن
رحمے بمن سوختہ بے سروپا کن
دارد دل درویش تمنائے نگاہی
زآں چشم سیہ مست بیک غمزہ روا کن[24]

(اے حسینوں کے بادشاہ فقیر پر ایک نظر کر۔ مجھ جلے ہوئے بے سروپا پر رحم کر۔ فقیر کا دل ایک نگاہ کا آرزو مند ہے۔ اس مست، کالی آنکھ کی ایک ادا سے حاجت روائی کردے۔)

iii۔ بقول سلطان محمد قلی قطب شاہ:

دیا بندہ کوں حق نبی کا خطاب
حکم دے دیا نور جوں ماہتاب[25]

مذکورہ فارسی اور اُردو کے اشعار جن سے فارسی کا شعر سعدی شیرازی کا ہے اور اُردو کا شعر سلطان محمد قطب شاہ کا ہے۔ جس نے حافظ شیرازی کی پچاس غزلوں کا دکنی میں ترجمہ کیا ہے۔[26]

الغرض نعت اسلامی دینی ادب میں ایک مقدس اصطلاح ہے جو حضور اکرم ختم المرسلین ﷺ کی مدح و توصیف پر دلالت کرتی ہے اور صدیوں سے جاری ہے۔

23۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ۱/۱۸۵
24۔ محمد احتشام الدین حقی دہلوی، دیوان حافظ (منظوم اردو ترجمہ)، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۱۱ء، ص۲۷۹
25۔ سیدہ جعفر، ڈاکٹر، کلیات محمد قلی قطب شاہ، نئی دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۸۵ء، ص۳۰۳
26۔ اسد ثنائی (مرتب)، نعت نگاری: فنی و تاریخی تناظر، کراچی: نعت ریسرچ سنٹر، مارچ ۲۰۲۱ء، ص۱۴۰

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

صلاۃ وسلام کا مفہوم

صلوۃ کا لفظی معنی دعا اور سلام سے مراد سلامتی ہے۔امام راغب اصفہانی نے بیان کیا ہے:

"صلاۃ کے معنی دعا دینے، تحسین و تبریک اور تعظیم کرنے کے ہیں۔ چنانچہ محاورہ ہے "صلیت علیہ" کہ میں نے اسے دعا دی، نشو و نمادی اور بڑھایا۔"(27)

بعض علماء نے کہا کہ لفظ صلوۃ حقیقت میں "صلاء" سے مشتق ہے۔اس لیے "صلی الرجل" کے معنی ہوئے اس شخص نے عبادت کر کے اپنے اپ کو صلاء یعنی جہنم کی آگ سے نجات حاصل کی۔

اسی طرح حدیث رسول ﷺ میں ہے:

"إذا دعي احدكم إلى طعام فليجب، فإن كان صائما فليصل يعني الدعاء"(28)

(جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اسے چاہیے کہ قبول کرلے۔اگر روزہ دار ہے تو ان کے لیے دعا کر کے واپس چلا جائے۔)

صاحب لسان العرب کے نزدیک صلاۃ کے معانی درج ذیل بیان ہوئے ہیں:

"والصلاۃ۔ دعاء، استغفار، الصلوۃ۔رکوع و سجود۔"(29)

فیروز الدین نے لکھا:

"صلوۃ۔ نماز، دعا، درود، استغفار، رحمت، مغفرت، آمرزش۔اسی لفظ کے معانی دعا، درود بندے کی جانب سے اور مغفرت ور حمت اللہ کی جانب سے۔

صلوات۔ نمازیں، درود۔ فارسی میں یہ لفظ لام کے سکون سے مستعمل ہے۔(30)

فرہنگ آصفیہ میں ہے:

"صلاۃ (اسم مونث) سے مراد درود، رحمت خدا، آمرزش۔

صلوات (اسم مونث)۔ صلوۃ کی جمع، خدا تعالیٰ کی طرف سے درودیں، برکتیں، رحمتیں۔

صلی علی۔ فعل متعدی۔ درود بھیجنا، درود پڑھنا۔ کسی عمدہ خوشبو یا خوبصورت آدمی سے خوش ہو کر اپنے پیغمبر کو یاد کرنا، واہ واہ کرنا، تعریف و توصیف کے واسطے زبان کھولنا۔"(31)

مذکورہ قوامیس کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی طور پر لفظ صلوۃ کے مختلف لغوی معانی ہیں مثلاً دعا کرنا، نماز، تسبیح و استغفار اور رحمت وغیرہ تاہم اس کا معنی درود بھیجنا ایک خاص اصطلاح ہے اور اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر درود بھیجنا ہے جس کا مطلب آپ ﷺ کے لیے بلندیٔ درجات کی دعا ہے جس کا

27۔ راغب اصفہانی،علامہ، المفردات القرآن، مکہ مکرمہ: مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفی الباز، ۱۴۱۸ھ، ۳۷۴/۲
28۔ شیخ علی متقی ابن حسام الدین الہندی، کنز العمال، بیروت لبنان: موسسة الرسالة،۱۳۸۲ء، 9/ ۱۲۷۳، ۱۲۷۴
29۔ ابن منظور، لسان العرب،۴ /۲۳۸
30۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، حصہ دوم، ص۱۰۳
31۔ سلیم شہزاد، فرہنگ آصفیہ، ۲۲۴/۳۔۲۲۵

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 29, 2025

باقاعدہ مستند ثبوت آیتِ صلوۃ وسلام ہے۔

سورۃ الاحزاب مذکورہ آیت کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم ﷺ پر صلوۃ بھیجتا ہے۔اس حوالے سے بہت سی کتب میں محدثین،ائمہ لغات نے تحریر کیا ہے مثال کے طور پر علامہ ماوردی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے محبوب ﷺ پر صلوۃ ودرود بھیجتا ہے اس کے تین معنی ثناء، مغفرہ، رحمت۔[32] امام فخر الدین رازی نے بھی لکھا ہے کہ اللہ رب العزت کا حضور نبی کریم ﷺ پر صلوۃ بھیجنا، ملائکہ کے سامنے آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف اور عظمتوں کا اظہار کرنا ہے۔[33] قرآن مجید میں کئی مقامات پر لفظ صلوۃ آیا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ الانفال(۳، ۱۸، ۵۴)، التوبہ(۵، ۱۱، ۱۸ ، ۵۴، ۷۱)،الانعام(۷۲)، الاعراف(۱۷۰)،النور(۵۶)،البقرۃ(۳، ۴۳، ۸۳، ۱۱۰، ۱۷۷،۲۷۷)،النساء(۴۳، ۷۷، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۶۲)،المائدہ(۱۲، ۵۵)،الاسراء(۷۸)،ابراہیم(۳۱، ۳۷)، الرعد(۲۲)، مریم(۵۹)، طہ(۱۴)،الحج(۴۱، ۷۸)،النمل(۳)، عنکبوت(۴۵)،الروم(۳۱)، لقمان(۴، ۱۷)، یونس(۸۷)، ھود(۱۴۱)،الاحزاب(۳۳)۔ مجدد الدین فیروز آبادی نے بھی کہا ہے کہ قرآن مجید میں ۱۰۰ آیات ایسی ہیں جن میں لفظ صلاۃ استعمال کیا ہے اور نبی کریم ﷺ کی اُمت کو پیغام دیا ہے کہ ان پر عمل کرنے سے مقام ومرتبہ اور کرامت نصیب ہوتی ہے اور ترک کردینے والوں کے لیے سزا ملامت کی وعید سنائی گئی ہے اور لفظ صلوۃ کے تیرہ معانی بیان کیے ہیں:

"دعاء، استغفار،رحمت، صلوۃ خوف، صلوۃ جنازہ، صلوۃ عید، صلوۃ جمعہ، جماعہ، صلوۃ سفر، صلوۃ الامم، کنائس الیہود،صلوۃ الخمس اسلام۔"[34]

اسی طرح علامہ ابن قیم نے اپنی معروف تصنیف جلاء الافہام میں صلوۃ کے دو معنی مراد لیے ہیں:

"(i) دعا، تبریک

(ii) عبادت۔"[35]

جیسا کہ قرآن مجید کی سورہ توبہ اور سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے:

"خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ"[36]

(آپ ان کے مالوں سے صدقہ لیں اور یوں ان کو اس کے ذریعے سے پاک کریں اور ان کے لیے دعا فرمائیں۔آپ کی دعا ان کے لیے سکون کا باعث ہے۔)

"وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ"[37]

32۔ امام محمد الرازی فخر الدین ابن العلا مہ ضیاء الدین عمر، تفسیر الفخر الرازی، بیروت: دارالفکر للطباعۃ، ۱۹۸۱ء، ۲۲۹/۲۵

33۔ ابی الحسن علی بن محمد بن حبیب، الماوردی البصری، النکت والعیون، بیروت لبنان: دارالکتب علمیہ، ۴۲۱/۴

34۔ مجدالدین فیروز آبادی، علامہ،بصائر ذوي التمييز في لطائف الكتاب العزيز ازفیروزآبادی،۴۳۷/۳۔۴۳۸

35۔ ابن قیم جوزی، جلاء الافہام، ریاض: دارابن جوزی،۱۹۹۷ء، ص ۲۵۳

36۔ توبہ۹: ۱۰۳

37۔ البقرہ ۲: ۱۸۶

OPEN ACCESS
CC BY

(اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتادیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں۔)

قرآن مجید کی مذکورہ آیات سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ سے فرما رہے ہیں کہ اے حبیب آپ ان کے لیے دعا کریں کیونکہ آپ کا دعا کرنا ان کے لیے سکون کا باعث اور باعث اجر ہے۔ اور جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو انہیں بتا دیں میں نزدیک ہوں اور مجھ پر وہ پختہ یقین رکھیں۔

لفظ صلوۃ کے مندرجہ بالا تمام معنی و تعریفات کو اگر دیکھا جائے تو خاص کلیہ واضح ہوتا ہے کہ

- جب صلوۃ کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف کی جائے تو اس کا معنی ہوتا ہے اللہ رب العزت کی ذات رحمت نازل فرماتی ہے۔
- جب صلوۃ کی نسبت بندے کی طرف کی جائے تو اس کا مفہوم رکوع و سجود، نماز پڑھنا، درود و سلام پیش کرنا ہوتا ہے۔
- جب صلوۃ کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ فرشتے درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ استغفار اور دعا کرتے ہیں۔
- جب صلوۃ کی نسبت عناصر کائنات کی جانب کی جائے تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ یہ چیزیں/عناصر تسبیح پڑھتی ہیں۔ (38)

خاص اصطلاح میں صلوۃ سے مراد رسول اللہ ﷺ کی بلندئ درجات کی دعا ہے۔ جہاں مفسرین اور سیرت نگاروں نے صلوۃ کے لفظ کو استعمال کیا وہاں شعرائے نعتیہ ادب میں بھی لفظ صلوۃ شاعری میں استعمال کیا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

الصلوٰۃ اے باعثِ تکوین و ختم المرسلین　　السلام اے صدرِ بزمِ اولین و آخرین
الصلوٰۃ اے صورت و معنی طٰہٰ الصلوٰۃ　　السلام اے ظاہر و باطن مراد یاو سین
الصلوٰۃ اے ناسخ توریت و انجیل و زبور　　السلام اے حاملِ قرآن ھدی للمتقین (39)

الصلوٰۃ اے ماتھی دستانِ محشر را کفیل　　السلام اے یوم پرسش حسبنا نعم الوکیل (40)

سنو بات تم اور برکات کی　　ایک اور فضیلت ہے صلوات کی
لکھے سب محدث ہیں کر اتفاق　　سنو اے محبان بصد اشتیاق
جو کوئی بھیجتا ہے نبی پر درود　　فرشتہ وہ کرتا لیجا کر نمود (41)

سلام

قرآن مجید کی رو سے "سلام" کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر سلام کا لفظ آیا ہے جن میں اللہ رب العزت نے اپنے برگزیدہ انبیاء، صلحا پر

38۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، فضیلت درودوسلام، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء، ص ۴۰
39۔ عبدالباری معنی اجمیری، مولانا، نقوش، رسول نمبر، مدیر: محمد طفیل، جنوری ۱۹۸۴، لاہور: ادارہ فروغ اُردو، ۱۰/۵۳۰
40۔ آغا جمیل کشمیری، انتخاب کلام آغا حشر کشمیری، لکھنؤ: اتر پردیش اُردو اکادمی، ۱۹۹۱ء، ص ۷۰
41۔ میر نوازش علی خاں شیدا، اعجاز احمدی، بمبئی: مطبع کریمی، ۱۸۹۵ء، ص ۸۱۰

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 29, 2025

سلام بھیجا ہے۔

"وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا"[42]

(اور یحییٰ پر سلام ہو ان کے میلاد کے دن اور ان کی وفات کے دن اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کلام کرتے ہوئے فرمایا:

"وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا"[43]

(اور مجھ پر سلام ہو میرے میلاد کے دن اور میری وفات کے دن جس دن میں زندہ اٹھایا جاؤں گا۔)

"قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰي عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى"[44]

(فرما دیجیے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اس کے منتخب بندوں پر سلامتی ہو۔)

"وَسَلٰمٌ عَلَي الْمُرْسَلِيْنَ"[45]

(اور سلام ہو پیغمبروں پر۔)

"سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ"[46]

(تم پر سلام ہو یہ کہ رب رحیم کی طرف سے فرمایا جائے گا۔)

مذکورہ آیات کے علاوہ قرآن پاک میں دیگر اور مقامات پر بھی لفظ سلام آیا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ آل عمران (آیت ۱۹)، سورۃ آل عمران (آیت ۸۵)، سورۃ النساء (آیت ۹۴)، سورۃ المائدہ (آیت ۳)، سورۃ المائدہ (آیت ۱۶)، سورۃ انعام (آیت ۵۴)، سورۃ انعام (آیت ۱۲۵)، سورۃ انعام (آیت ۱۲۷)، سورۃ التوبہ (آیت ۸۴)، سورۃ ھود (آیت ۶۹)، سورۃ الرعد (آیت ۲۴)۔

یہ بات حقیقت ہے کہ "سلام" کی بہت زیادہ اہمیت ہے. پیغمبروں کے یوم پیدائش پر سلامتی دی جارہی ہے یعنی سلام بھیجا رہا ہے۔ کہیں نیک بندوں پر سلامتی کا پیغام دیا جارہا ہے۔

قرآن پاک کی آیت صلوۃ و سلام، سلام اور درود کی مستقل حیثیت کو بیان کیا جارہا ہے۔ اس قرآنی آیت میں یہ واضح حکم دیا جارہا ہے کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھی بھیجو اور سلام بھی بھیجو یعنی اس آیت کریمہ میں دو الگ الگ حکم دیے جارہے ہیں اس لیے کہ سلام ہی ذریعہ مدح و ستائش ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت دلالت کررہی ہے کہ صلوۃ و سلام بھی مسلمانوں پر واجب ہے، خواہ عمر میں ایک ہی بار ہو۔ مزید انھوں

42۔ مریم: ۱۹: ۱۵
43۔ مریم: ۱۹: ۳۳
44۔ نحل: ۲۷: ۵۹
45۔ الصافات: ۳۷: ۱۸۱
46۔ یس: ۳۶: ۵۸

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 29, 2025

نے کہاامام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک کا بھی یہی قول ہے۔یعنی تم بھی رسول اللہ کے لیے دعا کرو اور آپ کے لیے رحمت نازل کرنے کی درخواست کرو اور ان کو سلام کا تحفہ دو اور کہو السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔[47]

مادہ اشتقاق سلم ہے۔سلام کے لغوی معنی ہیں طاعت و فرمانبر داری کے لیے جھکنا، عیوب و نقائص سے پاک اور بری ہونا، کسی عیب یا آفت سے نجات پانا، سلام کے ایک معنی صلح کے بھی ہیں۔سلام اسماء الحسنیٰ کے یعنی اللہ کی صفاتی ناموں میں سے بھی ہے کیونکہ اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔

احمد بن فارس کے نزدیک سلام کی تعریف یوں ہے:

''سلم: السين واللام والميم معظم بابه من الصحة والعافية، ويكون فيه ما يشذ، والشاذ عنه قليل، فالسلامة: أن يسلم الإنسان من العاهة والأذى، قال أهل العلم: الله جل ثناؤه هو السلام، لسلامته مما يلحق المخلوقين من العيب والنقص والفناء، قال الله جل جلاله: ''وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ''[48]

امام راغب اصفہانی کے نزدیک:

''سلم: السلم والسلامة التعرى من الآفات الظاهرة الباطنة، قال: ''بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ'' اى متعر من الدغل فهذا فى الباطن، وقال تعالىٰ: ''مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا'' فهذا فى الظاهر وقد سلم يسلم سلامة وسلاما الله، قال تعالى ''وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ''[49]

(السلم والسلامۃ ظاہری اور باطنی آفات سے پاک اور محفوظ رہنے کے ہیں۔قرآن پاک میں ہے ''بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ'' پاک دل لے کر آیا وہ بچ جائے گا۔پھر سلامتی کے متعلق فرمایا ''مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا'' اس میں کسی طرح کا داغ نہ ہو۔پس ''سلم یسلم سلامۃ'' کے معنی سلامت رہنے اور ''سلمۃ اللہ'' کے معنی سلامت رکھنے کے ہیں۔''وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ'' خدا نے تمہیں اس سے بچالیا۔)

علامہ جرجانی کے نزدیک:

''السلام: تجرد النفس عن المحنة فى الدارين''[50]

فیروز اللغات میں ہے:

''سلام: سلامتی کی دعا، سلام کرنا، عیب سے بچنا، بے عیبی، بے آزاری، اللہ تعالیٰ کا نام۔''[51]

فرہنگ ادبیات کے مصنف نے سلام کے معنی یہ بیان کیے ہیں:

''سلام: غزل کی ہیت میں لکھے گئے واقعات، سلام میں مرثیے کا موضوعی تسلسل نہیں ہوتا اکثر لفظ سلام "السلام" ردیف میں آتا ہے یا صرف ایک شعر میں یہ لفظ آ جائے تو تخلیق سلام ہی کہلاتی ہے۔نعت اور منقبت میں بھی سلام کہے جاتے ہیں۔''[52]

47۔ پانی پتی، قاضی ثنا اللہ ، تفسیر مظہری، الجز السابع، بیروت لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۵ھ، ص۳۷۵
48۔ احمد بن فارس بن زکریا، معجم مقاییس اللغة، بیروت لبنان: داراحیاء التراث العربی، ۲۰۰۱ء، ص۴۶۵
49۔ راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، ۳۱۵/۱
50۔ جرجانی، علی بن محمد بن علی، التعریفات، بیروت لبنان: دارالدیان للتراث، ۱۴۰۳ھ، ص۱۵۹
51۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، حصہ دوم، ص۴۲
52۔ سلیم شہزاد، فرہنگ ادبیات، ص۴۴۱

OPEN ACCESS

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

اس حوالے سے مولانا شبلی کہتے ہیں غزل کی جتنی بھی "لے "ہیں وہ اس قدر کانوں میں رچ چکے ہیں ان لوگوں یعنی جو مرثیہ گو شعراء تھے انہیں بھی اس انداز میں کچھ نہ کچھ کہنا پڑتا تھا۔(53)

نعتیہ ادب میں اگر دیکھا جائے تو کئی شعراء نے نعت کے ساتھ سلام بھی کہے یا تو شعراء نے نعت میں لفظ سلام استعمال کیا یا علیحدہ سے باقاعدہ سلام کہے کیونکہ سلام بھی نعت کی صنف سخن ہے۔ نعتیہ شاعری میں جہاں حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت کا ذکر کیا گیا وہیں سلام بھی کہے گے۔ اجمالی سلام کا عربی اردو اور فارسی میں ذخیرہ موجود ہے۔

چند مثالیں درج ذیل ہیں:

(i) سلام علی قبر النبی محمد
نبی الهدیٰ والمصطفیٰ والمئد(54)

(ii) سلام علیک اے نبی مکرم — مکرم تراز آدم و نسل آدم
سلام علیک ای ز آبادی علوی — بصورت مؤخر بمعنی مقدم(55)

(iii) مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود — گلِ باغِ رِسالت پہ لاکھوں سلام(56)

(iv) سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی — سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے — سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دی — سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دی
سلام اُس پر کہ دشمن کو حیاتِ جاوداں دے دی — سلام اُس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی(57)

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود و سلام بھیجنا حکمِ الٰہی کی تعمیل ہے جو شعراء کرام نے اپنے اپنے فہم کے مطابق اپنے اپنے انداز میں کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض شعرانے صلوۃ و سلام میں سیرت النبی ﷺ کو مکمل طور پر موضوع بنایا ہے جب کہ مذکورہ صلوۃ و سلام پر مبنی اقتباسات سے اندازہ ہوتا ہے کہ شعراء نے سادگی اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ مقفع و مسجع الفاظ و تراکیب کا استعمال کیا ہے۔

53۔ سلیم شہزاد، فرہنگ ادبیات، ص ۴۴۱
54۔ شکری فیصل، ڈاکٹر، ابوالعتاہبه (اشعاره و اخباره)، دمشق: جامعه مطبوعه، ۱۹۶۵ء، ص ۱۱۶
عبداللہ عباس ندوی، ڈاکٹر، عربی میں نعتیه کلام، میزان ادب بہادر شاہ مارکیٹ، کراچی، ۱۹۷۸ء، ص ۱۲۹
55۔ جامی، عبدالرحمٰن، مولانا، کلیاتِ جامی، مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ، ۱۹۳۰ء، ص ۲۷
56۔ احمد رضا خاں بریلوی، مولانا، حدائق بخشش، مجلس المدینة علمیه، کراچی، ۲۹۵/۲
57۔ ماہر القادری، ذکر جمیل، حیدرآباد دکن: نفیس اکیڈمی، ص ۴۶-۵۱

OPEN ACCESS

CC BY